21694 - کفار سے مشابہت کے ضوابط و اصول

سوال

یورپ والوں سے مشابہت کے ضوابط کیا ہیں ؟؟
کیا ہر وہ نئی اور جدید چیز جو یورپ سے ہمارے ہاں آئے وہ ان سے مشابہت ہے ؟
یعنی دوسروں معنوں میں اس طرح کہ: ہم کسی چیز پر کفار سے مشابہت ہونے کی بنا پر حکم کیا اطلاق کیسے کر سکتے ہیں کہ وہ حرام ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہي میں سے ہے "

سنن ابو داود کتاب اللباس حدیث نمبر (3512) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3401) میں اسے حسن صحیح قرار دیا ہے.

المناوی اور العلقمی کہتے ہیں:

یعنی ظاہر میں ا نکی شکل و صورت اختیار کرے، اور ان جیسا لباس پہنے، اور لباس پہننے اور بعض افعال میں ان کے طریقہ پر چلے.

اور ملا علی القاری کہتے ہیں: یعنی مثلا جو شخص لباس وغیرہ میں اپنے آپ کو کفار کے مشابہ بنائے، یا فاسق و فاجر قسم لوگوں، یا صوفیوں اور صالح و ابرار لوگوں سے مشابہت کرے، " تو وہ انہي میں سے ہے " یعنی گناہ اور بھلائی میں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ " الصراط المستقیم " میں لکھتے ہیں:

امام احمد وغیرہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، اور اس حدیث سے کم از کم چیز کفار سے مشابہت کی حرمت ثابت ہوتی ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ہے:

" تم ميں سے جو انہيں اپنا دوست بنائے تو وہ انہي ميں سے ہے "

اور يہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے قول جيسا ہی ہے کہ انہوں نے فرمايا:

" جس نے مشرکوں کی زمين ميں گھر بنايا، يا ان کے نيروز اور مہرجان تہوار منائے، اور ان سے مشابہت اختيار کی حتی کہ مر گيا، تو اسے روز قيامت انہيں کے ساتھ اٹھايا جائيگا "

اور اس پر بھی محمول کيا جا سکتا ہے کہ جس قدر وہ ان سے مشابہت اختيار کريگا اسی حساب سے وہ ان ميں شامل ہوگا، اگر تو وہ کفر يا معصيت يا ا نکی علامت اور شعار ہو تو اس کا حکم بھی اسی طرح کا ہو گا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اعاجم سے مشابہت اختيار کرنے سے منع کيا اور رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے کسی قوم سے مشابہت اختيار کی تو وہ انہی ميں سے ہے "

اسے ابو قاضی ابو يعلی نے ذکر کيا ہے، اور اس سے کئی ايك علماء نے غير مسلمانوں کی شکل و شباہت اختيار کرنے کی کراہت پر استدلال کيا ہے " اھـ

ديکھيں: عون المعبود شرح سنن ابو داود.

اور پھر کفار سے مشابہت دو طرح کی ہے:

حرام مشابہت.

اور مباح مشابہت.

پہلی قسم: حرام مشابہت:

وہ يہ ہے کہ کسی ايسے فعل کو سرانجام دينا جو کفار کے دين کے خصائص ميں سے ہے، اور ا سکا علم بھی ہو، اور يہ چيز ہماری شرع ميں نہ پائی جائے... تو يہ حرام ہے، اور بعض اوقات تو کبيرہ گناہ ميں شامل ہو گی، بلکہ دليل کے حساب سے تو بعض اوقات کفر بن جائيگی.

چاہے کسی شخص نے اسے کفار کی موافقت کرتے ہوئے کيا ہو، يا پھر اپنی خواہش کے پيچھے چل کر، يا کسی

شبہ کی بنا پر جو اس کے خیال میں لائے کہ یہ چیز دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ: کیا اگر کسی نے یہ عمل جہالت کی بنا پر کیا تو کیا وہ اس سے گنہگار ہو گا، مثلا جیسے کوئی عید میلاد یا سالگرہ منائے ؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ:

جاہل اپنی جہالت کی بنا پر گنہگار نہیں ہوگا، لیکن اسے تعلیم دی جائیگی اور بتایا جائیگا، اور اگر وہ پھر بھی اصرار کرے تو گنہگار ہوگا.

دوسری قسم: جائز تشبہ:

یہ ایسا فعل سرانجام دینا ہے جو اصل میں کفار سے ماخوذ نہیں، لیکن کفار بھی وہ عمل کرتے ہیں، تو اس میں ممنوع مشابہت نہیں، لیکن ہو سکتا ہے اسمیں مخالفت کی منفعت فوت ہو رہی ہو.

اہل کتاب کے ساتھ دینی امور میں مشابہت کچھ شروط کے ساتھ مباح ہے:

1 ـ وہ عمل ا نکی عادات اور شعار میں شامل نہ ہوتا ہو، جس سے ان کفارکی پہچان ہوتی ہے.

2 ـ یہ کہ وہ عمل اور امر ا نکی شریعت میں سے نہ ہو، اور ا سکا انکی شریعت میں سے ہونے کو کوئی ثقہ ناقل ہی ثابت کر سکتا ہے، مثلا اللہ تعالی ہمیں اپنی کتاب قرآن مجید میں بتا دے، یا پھر اپنے رسول کی زبان سے بتا دے، یا پھر متواتر نقل سے ثابت ہو جائے، جیسا کہ پہلی امتوں میں سلام کے وقت جھکنا جائز تھا.

3 ـ ہماری شریعت میں ا سکا خاص بیان نہ ہو، لیکن اگر موافقت یا مخالفت میں خاص بیان ہو تو ہم اس پر اکتفا کرینگے جو ہماری شریعت میں آیا ہے.

4 ـ یہ موافقت کسی شرعی امور کی مخالفت کا باعث نہ بن رہی ہو.

5 ـ ان کے تہواروں میں موافت نہ ہو.

6 ـ اس میں موافقت مطلوبہ ضرورت کے مطابق ہو، اس سے زائد نہ ہو.

دیکھیں: کتاب السنن والآثار فی النهی عن التشبہ بالکفار تالیف سهیل حسن صفحہ (58 ـ 59).

واللہ اعلم .